www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر یاسر ابراہیم مزروعی*
مترجم: کلیم اللہ حیدر☆

الشیخ المقري أحمد عبد العزيز الزيات رحمہ اللہ

'ماہنامہ رُشد' کی قراءات کے فروغ کے حوالے سے خدمات کو اگر علمی فیض کے اعتبار سے دیکھا جائے تو عالم عرب سے یہ فیض بالخصوص امام القراءات علامہ اَحمد عبدالعزیز الزیات رحمہ اللہ کے سلسلہ سے جاری ہوا ہے۔

پاکستان میں اگرچہ عرصہ دراز سے علم تجوید وقراءات متعدد سلسلوں سے منتقل ہوتا چلا آرہا ہے لیکن اسے تحقیقی رنگ اس وقت ملا جب اصحابِ ثلاثہ یعنی شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم، شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میرمحمدی اور شیخ القراء قاری اَحمد میاں تھانوی حفظہم اللہ مدینہ یونیورسٹی میں عالم عرب کی مشہور علمی وتحقیقی شخصیات سے انتسابِ علم کر کے پاکستان تشریف لائے۔ تینوں مشائخ کلیۃ القرآن الکریم، مدینہ نبویہ کے نمایاں فضلاء اور وہاں کے مصری اساتذہ کے ممتاز شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔

جامعہ الازہر مصر کے تحت معہد القراءات کے بعد سعودی حکومت نے جب جامعہ اسلامیہ، مدینہ نبویہ میں علم القراءات کا اعلیٰ ادارہ کھولنا چاہا تو اس وقت مصر کے کبار اساتذہ کی تدریسی خدمات حاصل کی گئیں۔ ان کبار اساتذہ کی محنتوں کی بدولت مدینہ یونیورسٹی کا کلیۃ القرآن اور قرآن مجید کی اشاعت کا عظیم ادارہ مجمع ملک فہد وجود میں آیا۔ ان اداروں کی نشو ونما میں جن جلیل القدر مشائخ کی خدمات نمایاں رہیں وہ تمام شیخ احمد الزیات رحمہ اللہ ہی کے تلامذہ تھے۔ گذشتہ نصف صدی میں شیخ احمد الزیات رحمہ اللہ علمی اعتبار سے دُنیا کے تمام مشائخ قراءات کے قائد رہے۔ علاوہ ازیں آپ کو یہ خصوصی امتیاز بھی حاصل تھا کہ عصر حاضر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک قرآن مجید کی متصل اسانید میں سے واسطوں کے اعتبار سے اعلیٰ ترین سند آپ کے پاس تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا بھر کے مشائخ قراءات نے اپنے سلسلۂ سند کو عالی کرنے کی غرض سے خاص طور پر آپ سے اجازۂ قراءات حاصل کیا۔

علامہ الزیات رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل یہ مضمون انہی کی کتاب 'شرح تنقیح فتح الکریم' پر ڈاکٹر محمد یاسر المزروعي کی تحقیق وتعلیق کے مقدمہ سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب وزارۃ الاوقاف، کویت نے چند سال قبل تدریس عشرہ کبریٰ کے فروغ کیلئے طبع کی ہے۔ [ادارہ]

نام ونسب

آپ کا اِسم مبارک فضیلۃ الشیخ المقري أحمد عبد العزیز بن أحمد بن محمد الزّیات

* معروف محقق قراءات، مدیر مشروع رعایۃ القرآن الکریم وزارت اوقاف، کویت

☆ فاضل کلیۃ القرآن، جامعۃ لاہور الاسلامیہ و رُکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصري المدني القاهري ہے۔اس کے علاوہ عبد العزیز ، أحمد الزيات، أحمد عبد العزيز الزيات اور شیخ الزیات کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ بہت بڑے محقق ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی مفید تحریرات اور ایسی تصانیف کے مؤلف ہیں جو نایاب کتب میں شمار ہوتی ہیں۔ بہت کم لوگ اس پائے کی کتب لکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

پیدائش (ولادت باسعادت)

آپ قاہرہ میں ۱۳۲۵/۲۵/۷ھ بمطابق ۱۹۰۷/۵/۷ء کو پیدا ہوئے۔

علمی کیفیت (عادات وخصائص)

شیخ قراءات کے بہت بڑے اِمام تھے۔اس فن میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔علم،تعلیم،فضیلت وعزت میں آپ خدا تعالیٰ کی ایک نشانی تھے۔ دل کے پاکیزہ اور بیدار مغز تھے۔شیخ موصوف کا شمار علومِ شرعیہ اور علومِ عربیہ کے ماہر علماء میں ہوتا ہے۔اللہ نے کثیر تعداد میں لوگوں کو آپ سے نفع پہنچایا۔

شیخ اَحمد الزیات رحمہ اللہ نیک طبع اِنسان تھے۔آپ کی شخصیت زہد وتقویٰ کی پیکر تھی۔آپ رِیاء سے بچتے ہوئے جھوٹی شہرت سے کوسوں دور رہنے والے تھے۔اَخلاقِ حسنہ کے مالک اور فرشتہ صفت اِنسان تھے۔آپ کا تعلق ایک شریف خاندان سے تھا۔قرآن سے اس قدر محبت اور تعلق تھا کہ ہر وقت زبان تلاوتِ قرآن پاک سے تر رہتی۔

تعلیم کا آغاز (مرحلہ علمیہ)

جب آپ طلب علم کیلئے موزوں عمر کو پہنچے تو آپ کی اِبتدائی تعلیم کا آغاز ہوگیا۔سب سے پہلے آپ نے قرآن حفظ کرنا شروع کیا، کیونکہ تعلیم کی اصل بنیاد ہی تعلیم قرآن ہے اور قدیم وجدید مصر میں بھی یہ رواج عام ہے کہ بچے کی اِبتدائی تعلیم کا آغاز حفظِ قرآنِ مجید سے کرایا جاتا ہے۔

آپ کیلئے جس مدرسے کا انتخاب کیا گیا اس کا نام جامعۃ الازہر ہے، جو قاہرہ میں واقع ہے۔

تکمیل قرآن

آپ دس سال کی عمر کو پہنچے تو آپ نے قرآنِ مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور تکمیل حفظ قرآن کے بعد یہیں دوسرے علومِ شرعیہ کو سیکھنے کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اس کے ساتھ ساتھ قراءاتِ قرآنیہ میں آپ نے قراءاتِ عشرہ صغریٰ شاطبیہ اور دُرّہ کے طریق سے اور قراءاتِ عشرہ کبریٰ طیبة النشر کے طریق سے تخصص حاصل کیا۔

علم قراءات کے حصول کیلئے آپ نے بڑے بڑے شیوخ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا جن میں سرفہرست فضيلة الشيخ العلامة خليل غنيم الجنايني اور فضيلة الشيخ العلامة عبدالفتاح الهنيدي ہیں اور آپ کے ان دونوں مشفق اَساتذہ نے علم قراءات مصر کے شیخ، اپنے وقت کے علومِ قراءات میں سب سے بڑے ماہر العلامة الكبير شيخ محمد بن أحمد المتولي سے حاصل کیا تھا۔

آپ رحمہ اللہ کا شماران تلامذہ میں ہوتا تھا جو محنتی، مخلص، اَدبِ اَساتذہ سے بھرپور اور رَضائے الٰہی کی طلب کیلئے علم حاصل کررہے تھے۔ جو کچھ بھی آپ نے حاصل کیا مکمل محنت اور یکسوئی کے ساتھ حاصل کیا۔اَساتذہ کا اس قدر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام کرتے کہ ان کے سامنے بولنے کو بھی گستاخی شمار کرتے۔ اَدب واحترام کا یہ عالم تھا کہ آپ کے دل میں کبھی بھی کسی بھی اُستاد کے بارے میں بدگمانی پیدا نہ ہوئی۔ اپنے اَساتذہ کیلئے ہمیشہ یہ دُعا فرماتے:

”اللهم اغفرلنا ولوالدينا ولأساتذتنا ولإخواننا ولأخواتنا ولجميع المسلمين والمسلمات.“

’’اے اللہ میرے والدین، میرے اساتذہ، میرے بھائیوں، میری بہنوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔‘‘

مشائخ عظام

آپ نے علم قراء ات اور دوسرے علوم شرعیہ کے حصول کے لیے بے شمار جلیل القدر اور ثقہ قراءِ کرام سے استفادہ حاصل کیا لیکن چند ایک شیوخ سے بالخصوص پڑھا جن کا ذیل میں مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

① شیخ المقري صفي بن إبراهیم السقاء رحمہ اللہ آپ کے مشفق اَساتذہ میں سے ایک ہیں جن سے آپ نے علم قراء ات کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت پر بھی درس لئے۔ شیخ صفي بن إبراهیم، شیخ خلیل الجنایني کے تلامذہ میں سے ہیں اور شیخ صفي بن إبراهیم ہی وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے شیخ خلیل سے قرآن پڑھا اور حفظ کیا۔ یہ بات اس وجہ سے ذکر کی گئی ہے کہ شیخ الزیات کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے شیخ صفی کو احاطۂ تحریر میں نہیں لایا جاتا صرف شیخ جنایني کے تذکرے پر ہی اکتفاء کرلیا جاتا ہے۔

② الشیخ المقري خلیل بن محمد غنیم الجنایني رحمہ اللہ سے آپ نے قرآن کریم کو قراء اتِ عشرہ صغریٰ اور کبریٰ میں اوّل قرآن سے سورۃ الدخان کی آیت ﴿ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴾ [الدخان: ۲۱] تک پڑھا۔ اور یہاں سے آخر قرآن تک کسی مجبوری کی وجہ سے مکمل نہ کرسکے۔

③ الشیخ المقري العلامة عبدالفتاح الهنیدي رحمہ اللہ سے آپ نے قراء اتِ عشرہ صغریٰ اور کبریٰ پڑھیں اور اس کے ساتھ آپ نے حاصل کردہ علم کو آگے منتقل کرنے کی آپ سے اجازت چاہی۔ جس پر آپ کے استاد نے آپ کے خلوص ومحنت کو دیکھ کر اجازت نامہ جاری کردیا۔

④ شیخ محمد إسمالوطي رحمہ اللہ علوم شرعیہ میں حدیث شریف کا علم آپ نے شیخ إسمالوطي سے اَخذ کیا، جن میں صحیح بخاری، صحیح مسلم اور جامع ترمذی وغیرہ کو بالخصوص پڑھا۔

شیخ القراء کا علمی دور

آپ چونکہ قرآن اور علوم قرآن بالخصوص قراء اتِ قرآنیہ کے علامہ اور شیخ تھے اس لیے علوم قرآن بالخصوص قراء اتِ قرآنیہ کی نشر و اشاعت میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جب آپ رحمہ اللہ نے بڑے مشائخ وعلماء سے علوم شرعیہ اور عظیم قراءِ کرام سے علوم قراء ات کو حاصل کرلیا تو «بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً». [جامع الترمذي: ۲۶۶۹] کے تحت علم کی اِشاعت کیلئے کوشاں ہوئے۔ جامعہ ازہر سے ہی آپ نے پڑھانے کی اِبتداء کی۔ آپ کی مجلس درس کا یہ عالم تھا کہ درس کیلئے مخصوص وقت تو ختم ہوجاتا لیکن بحرِعلم ابھی بھی ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا۔ ابتداء آپ ازہر شریف اور قرب و جوار میں درس و دروس کی مجالس قائم کرتے رہے۔ اس کے بعد جامعہ ازہر میں ۱۳۴۵ھ الموافق ۱۹۲۵ء کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطابت کا آغاز کیا جس میں آپ حکمت اور دانائی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف متوجہ کرواتے تھے۔ مصر میں قیام کے دوران آپ نے بہت سی مساجد کو اپنا مسکن بنائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی علمی خدمات کو قبول کیا یہی وجہ ہے کہ آپ سے بہت سارے لوگ فیض یاب ہوئے۔ خدمتِ خلق اور رضائے الٰہی کا اس قدر شوق تھا کہ آپ ہر رات مغرب سے عشاء تک لوگوں کو اکٹھا کر کے وعظ و نصیحت کیا کرتے اور رمضان المبارک میں صلوٰۃ التراویح کا بھی خصوصی اہتمام کرایا کرتے اور امامت کے فرائض خود سرانجام دیتے۔ آپ کا انداز یہ تھا کہ جب عشاء کی فرض نماز پڑھ لیتے یا نماز تراویح کی چار رکعات مکمل کر لیتے تو وعظ و نصیحت کیلئے بیٹھ جاتے، کیونکہ آپ جانتے تھے:

﴿ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الذاریات: ۵۵]

آپ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھتے کہ اللہ تعالیٰ ان دروس کے ذریعے لوگوں کے دل کھول دے گا اور میری اس تھوڑی سی کاوش سے لوگوں کے دلوں میں اطاعتِ الٰہی کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ آپ کے درس میں اتنی شیرینی، مٹھاس اور لذت ہوتی کہ لوگ زیادہ سے زیادہ وعظ و نصیحت سننے کے لیے بے تاب رہتے۔ ۱۹۴۵ء میں جامعہ ازہر میں جو قراءات کا شعبہ لغة العربية کے تحت کھولا گیا اس میں آپ کا بطور اُستاد تقرر کیا گیا۔ اس ذمہ داری کو دلجمعی، محنت اور شوق سے نبھایا۔ دلی خواہش یہ ہوتی تھی کہ جو کچھ اللہ نے اپنی رحمت سے سکھایا ہے وہ دوسروں کو بھی سکھلا دوں اور آپ بخوبی جانتے تھے کہ اصل علم وہی ہے جس سے دوسروں کو نفع پہنچے۔ ہر وقت یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا" [سنن ابن ماجه: ۹۲۵]

''پروردگار! میں آپ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

آپ عرصۂ دراز تک جامعہ ازہر میں علم قراءات کے اُستاد رہے۔ اس کے بعد ۱۹۷۲ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک ازہر شریف کے جوار میں پڑھاتے رہے اور طالب علموں کو جمیع روایات عشرہ صغریٰ اور کبریٰ، طیبہ، درہ اور شاطبیہ کے طریق سے پڑھاتے رہے۔ اور طلباء جوق در جوق علوم کے اس بحر ذخار سے اپنی پیاس بجھاتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ علومِ شرعیہ اور علومِ عربیہ (علم حدیث، فقہ، نحو، صرف اور فن قراءات) میں ڈاکٹر بن گئے۔

آپ کو ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ء میں جامعة الإمام محمّد بن سعود الإسلامية ریاض میں چار مہینوں کیلئے بطور اُستاد چنا گیا۔ لیکن آپ رحمہ اللہ کی دلی خواہش اور تمنا یہ تھی کہ مجھے مدينة الرّسول اور جوارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کام کرنے کا موقع ملے اس خواہش کی تکمیل کیلئے اللہ کے حضور دُعا بھی کیا کرتے تھے۔ آخر اللہ نے آپ کی اس تمنا اور خواہش کو پورا کیا۔ ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۸۵ء کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں كليّة القرآن کے شعبہ قراءات میں بطور راہنما اُستاذ کے آپ کا انتخاب کیا گیا۔ یہ خبر سنتے ہی آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور جلد مدینہ منورہ کا سفر کیا جہاں آپ نے نئے جوش و ولولے سے علم قراءات کی ترویج و اشاعت کا کام شروع کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد آپ کو مجمع الملك فهد کمیٹی کا ممبر منتخب کر لیا گیا۔ یہ ادارہ قرآن کریم کی نشر و اشاعت کا کام کر رہا تھا۔ اس میں آپ کو سماعت کا کام دیا گیا جسے آپ نے مسلسل محنت اور مشہور قراء کرام کی شروط کے مطابق سرانجام دیا۔ اسی دارے میں آپ نے ۱۵ سال بھرپور محنت سے گزارے۔ اور ساتھ ساتھ مشہور قراء کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قراءاتِ قرآنیہ کے علم سے کون و جہان کو روشن کرتے رہے۔ دلی خواہش یہ تھی کہ اسی جگہ پر تعلیم و تعلم کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام ہوتا رہے یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے بلاوا آ جائے اور جنت البقیع میں دفن ہو جاؤں لیکن آپ کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ ۲۰۰۱ء میں آپ کو دوبارہ مصر آنا پڑا۔

طریقۂ تدریس اور طلباء پر شفقت ومہربانی کا عالم

آپ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان تھا کہ اس نے آپ کو تدریس کی تمام حکمتوں سے مالا مال کیا تھا آپ کا پڑھانے کا اسلوب بہت سادہ اور دل میں اترنے والا تھا۔ آپ طلباء کیلئے اس بات کا خصوصی اہتمام کرتے کہ ان کے مخارج کی ادائیگی درست ہو اور تلاوت قرآن میں ایک حسن ہو۔ اس کام کیلئے طلباء سے مشق کروانا، علیحدہ بٹھا کر ان کے مخارج کی صحیح ادائیگی کروانا اور آواز میں حُسن وشرینی پیدا کرنے کے لیے پریکٹس کروانا آپ کا معمول تھا۔ آپ کا رویہ طلبا کے ساتھ انتہائی مہربانی والا ہوتا اگر کوئی طالب علم آپ کے گھر میں آجاتا تو اس کی بہت زیادہ عزت وتکریم کرتے اور اس سے پیار، محبت اور شفقت والا معاملہ کرتے۔ اور ضرورت کے باوجود کسی بھی طالب علم سے تعلیم پر اجرت نہ لیتے۔

آپ کے تلامذہ میں سے ایک شاگرد بتاتے ہیں کہ شیخ رحمہ اللہ صبح کی نماز کے بعد قراءاتِ قرآنیہ پڑھانے اور سننے کے لیے خصوصی وقت دیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کلاس کے دوران ایک طالب علم کو سویا ہوا پایا جو سورۃ النحل کی یہ آیات ﴿ وَءَاتَيْنَٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُۥ فِى الْأَخِرَةِ لَمِنَ الصَّٰلِحِينَ ﴾ [النحل:۱۲۲] کی تلاوت کررہا تھا اس آیت کے اختتام کے بعد اس نے یہ آیت ﴿ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴾ [النحل:۱۲۷] پڑھی۔

کیونکہ طالب علم سونے کی وجہ سے ﴿وَءَاتَيْنَٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُۥ فِى الْأَخِرَةِ لَمِنَ الصَّٰلِحِينَ﴾ [النحل:۱۲۲] کے بعد والی آیت ﴿ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ...﴾ کے ساتھ متعدد آیات چھوڑ کر ﴿ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴾ [النحل:۱۲۷] والی آیت پڑھ لی۔

جب شیخ نے یہ سنا تو طالب علم کی طرف ہاتھ سے اِشارہ کیا اور فرمایا دوبارہ پڑھو ﴿ وَءَاتَيْنَٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُۥ فِى الْأَخِرَةِ لَمِنَ الصَّٰلِحِينَ ﴾ [النحل:۱۲۲] طالب علم نے جب شیخ کو یہ کہتے ہوئے سنا تو چوکنا ہو کر کہنے لگا کہ اے اُستاذ مکرم کیا ماجرا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں یہ آیت پڑھ ﴿ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ...﴾۔

طلباء کو بہت زیادہ پڑھائی کی ترغیب دیتے اور ان کو شاطبیہ، درہ اور طیبہ حفظ کرواتے، کیونکہ آپ کا کہنا تھا کہ علم وہ ہے جو سینوں میں ہو۔ اور طلباء کو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

﴿ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ﴾ [فاطر:۳۲]

''یعنی اللہ نے اپنی کتاب کے وارث اپنے بندوں میں سے چن لیے ہیں۔''

تو میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے تمہارا انتخاب کیا ہے یعنی حفظ قرآن کے لیے حفظ قراءاتِ عشرہ وصغریٰ کے لئے۔ جو وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے تم اس کو سیکھو، پڑھو اور آگے اس کی تعلیم دو۔

موصوف کی تالیفات وتصنیفات

آپ نے جو بھی کتب لکھیں وہ اِنتہائی مفید اور نایاب کتب میں شمار ہوتی ہیں۔ ان کتب سے بے شمار علماء وطلباء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِستفادہ کررہے ہیں اور تاقیامت مستفید ہوتے رہیں گے۔آپ کی تصنیف کردہ کتب درج ذیل ہیں۔

① تنقيح فتح الكريم في تحرير أوجه القرآن العظيم

یہ کتاب طيبة النشر کے طریق سے ہے۔کتاب کا انداز انتہائی آسان اور سلیس نظم میں ہے۔یہ کتاب طيبة النشر پر تحریر کی گئی تمام کتب میں سے عمدہ ترین اور مفید ہے۔اس کے علاوہ اس کو شیخ عامر بن السید عثمان نے اور شیخ إبراهيم السمنودي نے بھی نظم کیا ہے۔

② شرح تنقيح فتح الكريم

یہ کتاب مخطوطے کی شکل میں تھی اور جو بھی طالب علم قراءات عشرہ کا علم طيبة النشر کے طریق سے پڑھتا وہ ہی اس کو نقل کردیتا تھا اور اب كلية القرآن کے چوتھی جماعت کے طلباء کو اس کتاب کا درس دیا جاتا ہے۔

③ تحقيق عمدة العرفان للإمام الأزميري

یہ کتاب آپ کی اور آپ کے محقق شاگرد محمد محمد جابر المصري کی تالیف ہے۔

شیخ کے تلامذہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوقات میں بے بہا برکت رکھی تھی اس لیے آپ سے علم تجوید وقراءت میں عرب وعجم کے بہت سے ممالک سے بے شمار لوگوں نے استفادہ کیا۔آپ کی عزت وتکریم اور لوگوں میں ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ جہاں بھی آپ کی تشریف آوری ہوتی آپ کو بڑی شان وشوکت اور رفعت ومنزلت سے نوازا جاتا۔ دیارِ مصر اور اس کے علاوہ بہت سے ملکوں کی کثیر تعداد، جن میں خاص طور پر افریقہ، ایشیا، اَمریکہ وغیرہ کے لوگ شامل ہیں، نے آپ کی شخصیت سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔جن لوگوں نے تجوید اور قراءات، سبعہ عشرہ صغریٰ اور کبریٰ پڑھیں اور اس پر اجازت بھی طلب کی ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس کام کے بدلے میں شیخ کو اچھا صلہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔

ذیل میں آپ کے نامور تلامذہ کے نام پیش کئے جاتے ہیں:

اَولاً

پہلی قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے اس وقت قراءات کا علم حاصل کیا جب آپ قراءات کے عہدے پر مقرر ہوئے۔

① شيخ قاسم الدجوي رحمہ اللہ ازہر شریف کے ماہرین علماء میں سے تھے اور قراءات کے اساتذہ میں سے تھے۔
② شيخ عبدالمحسن شطا رحمہ اللہ علماء ازہر میں سے تھے اور مدرسہ ازہر شریف میں قراءات کے شیخ تھے۔
③ شيخ محمد محمد جابر المصري رحمہ اللہ ازہر کے فاضل علماء ومدرسین میں سے تھے۔
④ شيخ محمد إسماعيل الهمداني تخصص قراءات کے مدرس تھے۔
⑤ شيخ أحمد الأشموني رحمہ اللہ علماء ازہر اور اساتذہ میں سے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ شیخ أحمد مصطفی الملیجي رحمہ اللہ ان کا شمار جید علماء میں ہوتا تھا اور یہ بھی علماء ازہر اور مدرسین ازہر میں سے تھے۔

⑦ شیخ عبدالحکیم عبداللطیف الحنبلي حفظہ اللہ ازہر میں شعبہ قراءات کے مدرس ہیں۔

⑧ شیخ حسن المصري رحمہ اللہ تخصص قراءات کے ممتاز مدرسین میں ان کا شمار تھا۔

⑨ شیخ حسنین إبراهیم محمد عفیفي جبریل حفظہ اللہ ازہر کے علماء اور مدرسین میں سے ہیں۔

ثانیاً

دوسری قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ کے سعودی عرب جانے سے پہلے پڑھا یعنی ۱۴۰۳ھ سے قبل۔

⑩ شیخ عبدالفتاح السید عجمي المرصفي رحمہ اللہ

⑪ شیخ علی المرازقي رحمہ اللہ ازہر کے جلیل القدر علماء میں ان کا شمار ہے۔

⑫ شیخ أحمد إسماعیل عطیة رحمہ اللہ

⑬ شیخ أمین الخطیب رحمہ اللہ قراءات کے ان قراء میں ان کا شمار کیا جاتا ہے جنہوں نے علم قراءات میں تخصص کیا تھا۔

⑭ شیخ عثمان خلیفة رحمہ اللہ

⑮ شیخ مصطفی خضر رحمہ اللہ علماء ازہر اور مدرسین ازہر میں سے تھے۔

⑯ الشیخ محمد تمیم الذعبي حفظہ اللہ حمص شہر کے رہنے والے تھے اور شیخ القراء ہونے کے ساتھ ساتھ جید علماء میں شمار ہوتے تھے۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر بطور مدرس بھی خدمات انجام دیتے تھے۔

⑰ شیخة الصالحة نفیسه عبدالکریم زیدان رحمہا اللہ قاہرہ سے تھیں۔

⑱ شیخ فرج ضبة رحمہ اللہ۔ شافعي المسلك تھے اور ازہر شریف کے ممتاز علماء و مدرسین میں ان کا شمار تھا۔

⑲ شیخ محمد بن ابراهیم بن محمد بن سالم حفظہ اللہ۔ ان کی ایک کتاب بھی ہے جس کا نام فریدة الدهر في جمع وتأصیل القراءات العشر۔ ممتاز قراء میں سے تھے۔

⑳ شیخ محمد عبدالقهار الحموي الحلبي۔ مدینہ میں طبیب تھے۔

㉑ شیخ أیمن بن رشدي سوید الدمشقي حفظہ اللہ۔ دمشق شام سے تھے۔

㉒ شیخ حامد فرغل حفظہ اللہ۔ قاہرہ کے مقری ہیں۔

ثالثاً

تیسری قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے اس وقت پڑھا جب آپ مملکت سعودی عرب میں چلے گئے تھے یعنی ۱۴۰۳ھ کے اختتام سے ۱۴۲۰ھ تک۔

㉓ فضیلة الشیخ ڈاکٹر عبدالعزیز أحمد محمد إسماعیل رحمہ اللہ۔ جامعة الإمام محمد بن سعود میں استاد تھے۔

㉔ شیخ محمود سیبویه بدوي رحمہ اللہ ㉕ شیخ محمد بن عبدالحمید أبو رواش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ شیخ محمود عبدالخالق جادو رحمہ اللہ۔قراءات ثلاثہ میں مکمل قرآن پڑھنے کے ساتھ قراءات عشرہ کو بھی بطریق درہ پڑھا۔

۲۷ شیخ عبدالرافع رضوان الشرقاوي ۲۸ شیخ عبدالرزاق بن علي إبراهيم موسیٰ

۲۹ الشیخ رشاد عبدالتواب السبي

۳۰ شیخ عبدالرحیم النابلسی المراکشي۔ ان کا تعلق مغرب سے تھا۔

۳۱ فضیلة الشیخ ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبدالحفیظ سلیمان رحمہ اللہ

۳۲ شیخ أحمد بن أحمد سعید۔اس نے عشرہ صغریٰ شاطبیہ اور درہ کے طریق سے پڑھا۔

۳۳ شیخ المقري أحمد الطنب الفلکی۔۱۹۸۵ء میں فوت ہوئے آپ کو مشرقی قراء میں سے مشائخ کا نام دیا جاتا تھا انہوں نے شیخ الزیات سے عشرہ صغریٰ اور قراءات شاذہ پڑھیں۔

شاگردوں کی تیسری قسم نے شیخ زیات سے قراءات عشرۃ الکبریٰ طیبة النشر کے طریق سے پڑھا۔

رابعاً

چوتھی قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے مکمل قرآن قراءات سبعہ میں شاطبیہ کے طریق سے پڑھا۔

۳۴ شیخ علي بن عبدالرحمن الحذیفي حفظہ اللہ۔مسجد نبوی شریف کے امام اور خطیب ہیں۔

۳۵ شیخ خالد محمد الحافظ۔مدینہ منورۃ میں التربیة الإسلامیة کے لیڈر ہیں۔

خامسا

پانچویں قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے مکمل قرآن قراءات ثلاثہ میں درہ کے طریقہ سے پڑھا۔

۳۶ شیخ عبدالرحیم حافظ۔انہوں نے مکمل قرآن قراءات ثلاثہ میں درہ کے طریق سے پڑھا اور اسی طرح روایت حفص عن عاصم شاطبیة کے طریق سے پڑھی۔

۳۷ شیخ ڈاکٹر حازم بن سعید حیدر الکرمي۔انہوں نے روایت حفص عن عاصم میں طیبة کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا اور پھر اجازت بھی لی۔قراءات ثلاثہ کے ساتھ حدیث شریف کی کچھ کتب بھی پڑھیں اور لغة العربیة میں ألفیة کی شرح شرح ابن عقیل کو بھی بڑی دلجمعی کے ساتھ پڑھا، کیونکہ آپ رحمہ اللہ بھی علوم شرعیہ اور علوم قراءاتِ قرآنیہ میں ڈاکٹر تھے۔

سادساً

چھٹی قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے قراءت عاصم، شعبہ کی روایت سے شاطبیہ کے طریق سے پڑھیں۔

۳۸ راجي عفو الکریم الغني اور یاسر إبراهیم المرزوعي

سابعاً

ساتویں قسم ان تلامذہ کی ہیں جنہوں نے آپ سے روایت حفص طیبہ کے طریق سے پڑھی۔

۳۹ شیخ غازی بن بنیدر الحري۔......ایک بار انہوں نے روایت حفص طیبہ کے طریق سے پڑھنے کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دوبارہ روایت حفص عن عاصم کو روضة المعدل اور المصباح کے ضمن میں دوبارہ مکمل قرآن پڑھا۔

㊵ شیخ عبدالحکیم بن عبدالسلام خاطر ......انہوں نے مکمل قرآن روایت حفص عن عاصم کو روضة المعدل کے ضمن میں پڑھا۔

㊶ شیخ إبراھیم الأخضر مسجد نبوی کے امام ہیں۔ انہوں نے روایت حفص عن عاصم میں طیبة النشر کے بطریق مکمل قرآن کریم پڑھا۔

㊷ شیخ فتحي بن رمضان بن محمد انہوں نے بھی روایت حفص عن عاصم کو روضة المعدل اور المصباح کے ضمن میں پڑھا۔

㊸ شیخ عبداللہ بن علي المشفي انہوں نے آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا اور اس کے ساتھ روضة المعدل کے ضمن میں طریق طیبہ سے بھی قرآن پڑھا۔

㊹ شیخ حسان بن شیخ محمد تمیم الزعبي الحمصي۔ روایت حفص عن عاصم میں مکمل قرآن طیبة النشر کے طریق سے پڑھا۔

㊺ شیخ الطبیب إیھاب أحمد فکري۔ انہوں نے المصباح کے ضمن میں روایت حفص عن عاصم میں مکمل قرآن آپ سے پڑھا۔

㊻ شیك علی مبارك العارفي۔ روایت حفص عن عاصم میں طیبة النشر کے طریق سے قرآن پڑھا۔

ثامنا

آٹھویں قسم ان تلامذہ کی ہے جنہوں نے روایت حفص میں قرآن کریم شاطبیہ کے طریق سے پڑھا۔

㊼ شیخ سلامة کامل جمعة۔ پہلی بار علم قراءات پڑھنے کے لیے مدرسہ ازہر شریف میں گئے اور وہاں سے ہی علم قراءات کا آغاز کیا۔ سات سال کی عمر میں مکمل قرآن حفظ کر لیا تھا اور جب آپ کی عمر ۹ سال ہوئی تو اس وقت روایت حفص عن عاصم کو پڑھانے کے لیے شیخ سے اجازت بھی لے چکے تھے۔

㊽ شیخ محمد أیوب محمد یوسف۔ مدینة منورة میں الجامعة الإسلامیہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے روایت حفص عن عاصم کو شاطبیہ کے طریق سے پڑھا۔

㊾ أستاذ بشیر أحمد نور محمد۔ جامعہ تحفیظ القرآن الکریم مدینہ منورہ میں استاذ ہیں۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

㊿ الأستاذ ناصر محمد متولي۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

(51) شیخ فیصل یوسف العلي۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

(۵۲) شیخ محمد عوض المنفوش۔ آپ کی بیوی نے بھی روایت حفص عن عاصم میں مکمل قرآن شاطبیہ کے طریق سے شیخ زیات سے پڑھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳ شیخ ولید محمد العلي۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۴ شیخ جزاع فلیح الصویلح۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۵ شیخ أنس عبداللہ الکندري۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۶ شیخ مشاري راشد العفاسي انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۷ شیخ أسامه عبدالوهاب المصري انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۸ واحدی السیدات۔ شیخ کے ہاں ان کا بہت بڑا مقام تھا۔شیخ الزیات ان پر خصوصی توجہ دیتے۔ انہوں نے ایک بار قرآن مجید ختم کرنے کے بعد پھر دوبارہ پڑھا۔ شیخ نے ان کی اس محنت اور شوق کو دیکھ کر پڑھانے کے لیے اجازت کا سرٹیفیکیٹ بھی دیا۔ یہ اس قدر قسمت والے انسان تھے کہ شیخ کی خدمت کے دوران ہی اللہ کو جا ملے۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ (آمین)

عادات وخصائل

شیخ صاحب زمین پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ اللہ نے آپ کو ہر طرح کی خوبیوں سے نوازا ہوا تھا۔ آپ کے شاگرد علامہ عبدالفتاح المرصفی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ قراءات عشرہ صغریٰ اور کبریٰ میں ماہرین قراء میں سے تھے۔ آپ نے قراءات میں تخصص کیا ہوا تھا۔ آپ بہت بڑے علامہ، قراءات کے امام، علم وتعلیم میں منفرد، پاکیزہ دل، بیدار مغز، پاکیزہ خیالات کے مالک، علوم شرعیہ اور علوم عربیہ خاص طور پر علم قراءات میں ممتاز قراء اور علماء میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے کثیر تعداد میں لوگوں کو نفع پہنچایا۔

قراءات کے میدان میں موصوف کے نامور ساتھی

شہر مصر میں علم قراءات کے وہ ماہرین جن کو شیخ نے قراءات پڑھانے کا سند نامہ جاری کیا وہ درج ذیل ہیں:

① فضیلة الشیخ محمد علی خلف الحسیني الحداد۔ یہ اپنے وقت کے شیخ اور مصر میں قراءت کے امام تھے۔

② علامة علي محمد الضباع جو شیخ محمد علي خلف الحسیني کے مصر میں علم قراءات کے جانشین بنے۔

③ محقق الکبیر شیخ علي بن عبدالرحمن سبیع۔

ان تمام قراء نے پہلے علامة شیخ حسن خلف الحسیني سے پڑھا، دوبارہ أستاذ شیخ حسن الکنبي اور شیخ الخطیب الستعار سے پڑھا اور تیسری بار انہوں نے شیخ حسن الجریسي الکبیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علم قراءات اخذ کیا۔ پھر ان تینوں آئمہ قراءات نے علامة الکبیر شیخ محمد بن أحمد المعروف متولي سے قراءات قرآنیہ پڑھیں۔

اس وجہ سے ان کی اسانید متولی پر آکر اکٹھی ہوجاتی ہیں اور اس طرح یہ ایک دوسرے کے معاصر کہلاتے ہیں، لیکن بعض کی سن وفات میں فرق ہے۔

نیکی کے کاموں میں رغبت کا عالم

شیخ رحمہ اللہ عالم باعمل تھے، اور ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ ﴾ [الحجرات:۱۰] کے تحت ہر مسلمان کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے والے انسان تھے۔ اگر یہ کہا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کہ شیخ زمین پر فرشتہ نما انسان تھے۔

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کے راستے میں بہت زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔ ضعیف، محتاج، غریب، بیوہ کی مدد کرنے والے۔ یتیموں، مسکینوں، ضرورت مندوں اور قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کے ساتھ ساتھ ہر کام میں ان کی معاونت بھی کرنے والے تھے۔

آپ نے قاہرہ میں ایک مسجد بنوائی اور اس کے علاوہ ایک طبی مرکز کی بھی بنیاد رکھوائی تاکہ معذور اور ضرورت مند افراد کا علاج معالجہ ہوسکے۔ یہ طبی مرکز قاہرہ مسجد کے جوار میں تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان اعمال صالحہ کے باوصف بلند مقام عطا کرے۔

آزمائش و آلام پر صبر کی کیفیت

آپ رحمہ اللہ مصیبت و آزمائش پر بہت زیادہ صبر کرنے والے تھے، کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ [البقرة: ۱۵۳] ’’اللہ صابر لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔‘‘

آپ پر آزمائش کا یہ عالم تھا کہ آپ بچپن ہی میں بینائی کی نعمت سے محروم ہوگئے۔ لیکن تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ کبھی بھی زبان سے شکوہ کے الفاظ نہ نکالتے۔ آپ نے اللہ کے اس فیصلے کو دل و جان سے قبول کیا اور اس کے عوض اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے طالب ہوئے۔ خدمت قرآن کی برکت کی وجہ سے اللہ نے آپ کے دل کو روشن کردیا تھا۔ جس کی وجہ سے آنکھوں کی روشنی کی کمی کا احساس بھی نہ ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ اگر کہیں کوئی پیغام بھی دینے جانا ہوتا تو آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی تھی۔ جب آپ کی عمر پانچویں دہائی میں داخل ہوئی تو آپ مسلسل غشی اور آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہنے لگے لیکن آپ نے اللہ کی طرف سے دی ہوئی اس مصیبت کو دل و جان سے قبول کیا اور اپنے حوصلے کو پست نہ ہونے دیا۔ جتنی دیر اللہ کی رضا تھی اتنی دیر بیماری میں مبتلا رہے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاء عطاء فرمائی۔ اس بیماری میں آپ کے ۱۵ سال گزرے، لیکن آپ نے صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوٹنے دیا۔ آپ کی بیوی بھی اللہ کی اس رضا پر راضی تھی وہ بھی اس قدر لمبا عرصہ آپ کے ساتھ رہی اور ہمیشہ آپ کی خدمت کرتی رہی۔ ان کے دل میں کبھی یہ بات نہ آئی کہ میں ان کو چھوڑ کر چلی جاؤں، کیونکہ وہ بھی متقی، پرہیزگار اور اللہ کے فیصلوں کو من وعن قبول کرنے والی تھی۔

اَولاد

آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۵۸ برس کی عمر میں ایک پھول جیسا بیٹا عطا کیا جس کا نام آپ نے محمد رکھا اور اب وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر میں بچوں کا ڈاکٹر ہے۔اس کے بعد ۶۰ سال کی عمر میں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام آپ نے فاطمہ رکھا۔
مدینہ منورہ اقامت کے دوران ہی آپ کو اچانک مسلسل دائمی اور پے در پے بیماریوں نے گھیر لیا یہ آزمائشیں معمولی نہیں تھیں لیکن اس کے باوجود آپ کی زبان اس کلمہ سے تر رہتی:

﴿إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [یوسف:۹۰]

''جو اللہ سے ڈرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرنے کے ساتھ آزمائش و آلائم پر صبر کرتا ہے کبھی بھی اللہ اس کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا۔''

وفات

علامہ احمد الزیات بروز اتوار ۶ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۰۰۳ء کو اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ﴿انا للہ وإنا إليه رجعون﴾ اس وقت آپ کی عمر ۱۰۰ سال تھی۔
آپ کا جنازہ ازہر شریف میں آپ کے نامور شاگرد شیخ عبدالحکیم عبداللطیف نے پڑھایا۔آپ کی وفات مسلمین علماء میں سے ایک عالم کبیر کے گم ہونے پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ شیخ ہی وہ ہستی تھے جو قراءات قرآنیہ پر مکمل دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے زمانے میں طیبة النشر کے طریق سے اعلیٰ اسانید بھی رکھتے تھے۔

آپ کی وفات اور ہماری کیفیت

ہم جب علامہ کی حالات زندگی کو بیان کرتے ہیں تو ہماری آنکھیں نم ہوجاتی ہیں، کیونکہ آپ کی وفات امت کے لیے ایسے نقصان کی حامل تھی جس کو قیامت تک پورا نہیں کیا جاسکے گا۔اس کے علاوہ دلوں پر غمزدگی کا عالم ہے۔
کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا» [صحيح البخاري: ۱۰۰]

حدیث کا مفہوم

اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے سینوں سے کھینچ کر قبض نہیں کریں گے بلکہ علم علماء کے فوت ہوجانے کے ساتھ ہی قبض ہوتا رہے گا۔حتیٰ کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب علماء ختم ہوجائیں گے اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو اَن پڑھ اور جاہل ہوں گے پھر لوگ ان سے سوال کریں گے وہ بغیر جانتے ہوئے فتویٰ دے دیں گے جس کی وجہ سے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔
آخر میں ہم اللہ کے حضور دُعا گو ہیں کہ اہل قرآن کی زندگیوں میں، ان کے اوقات میں اور ان کی عمروں میں برکت عطا کرے اور اللہ سے یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ پر بھی بہت زیادہ رحمتیں نازل فرمائے اور اس کے متبادل مسلمانوں کو ایک اور عالم دین اور قراءات کا امام نصیب کرے جو شیخ کی کمی کو پورا کردے۔ہم بار بار اللہ کی بارگاہ میں دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ علامہ کی خدمات قرآنیہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کو موصوف کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔(آمین)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ